سوال

(548)اس طرح کی تقسیم شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید جس وقت سخت بیمار تھا۔ اور کبھی کبھی بے ہوش بھی ہوجاتا تھا۔ اس وقت زید کی بی بی مسمات زینب اور ایک لڑکی ہندہ تھی۔ اور پھر ہندہ کا ایک لڑکا بکر تھا۔ اور ایک لڑکی زیب النساء خاتون تھی۔ اور بکر اور زیب النساء خاتون کے چچا وغیرہ 4۔5 اشخاص نے ایک ساتھ مل کر مشورہ کرکے زید کا تمام مال کچھ حصہ زید کی بی بی زینب کو دے دیا۔ باقی سب مال زید کی لڑکی ہندہ کو محروم رکے بکر کو لکھ دیا۔ ہندہ سخت غصہ ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کی لڑکی زیب النساء خاتون محروم ہوجاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا کام کرنا از روئے شریعت جائز ودرست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عبارت سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید کی بیٹی کو محروم کیا گیا ہے۔ اور اس کے نواسے بکر کے نام تمام جائداد کی گئی ہے۔ جو شرعا جائز نہیں۔ بہت بڑا ظلم ہے جن لوگوں نے ایسا کیا ہے۔ ان کو اللہ سے ڈر کر فوراً ایسے فیصلے کو منسوخ کرکے شریعت کے مطابق تقسیم کرنی چاہیے۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث امرتسر ص 13 وستمبر 1938ء)

تشریح

لڑکیوں کو جائداد سے محروم کردینا سخت ترین ظلم ہے۔ یہ اسلام کا صنف نازک پر اہم ترین احسان ہے۔ کہ اس نے بیٹیوں کو باپ کی میراث میں حصہ قرار دیا۔ اب اگر کوئی شخص مسلمان کہلوانے کے باوجود اپنی لڑکیوں کو حصہ سے محروم کردے۔ تو وہ عند اللہ ضرور جوابدہ ہے۔ خدانخواستہ اگر کوئی ملکی قانون بیٹی کو حصہ دینے سے مانع ہو تو اپنی زندگی میں اپنی لڑکی کے حصہ کی قیمت لگا کر باپ ادا کر جائے۔ تو امید ہے عند اللہ مواخذہ سے بری ہوجائے۔ انما الاعمال بالنیات بہر حال لڑکی کا حصہ دینا ضروری ہے۔ اور اس کو غصب کرنا ظلم ہے۔ (راز)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص505

محدث فتویٰ